کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ

میں شعراء اورنگ آباد کی اردو قلمی کتابیں

(جناب نصیر الدین ہاشمی ممتاز منشن روڈ لکڑی کا پل حیدر آباد دکن)

صدیوں پہلے دولت آباد سلطان محمد تغلق کی بدولت پورے ہندوستان کی راج دہانی بن کر علماء اور شعراء کا مرکز ہوگیا تھا مگر کچھ عرصہ کے بعد ہی دولت آباد کی دولت و حشمت پر زوال آگیا اور صرف کاغذ سازی کا ایک قصبہ باقی رہ گیا۔ پھر ملک عنبر کے طفیل کھڑکی آباد ہوا احمد نگر کے بجائے نظام شاہیوں کا مستقر حکومت قرار پایا اس کے بعد عالمگیر خلد آشیانی کے دارالسلطنت بننے کا شرف اورنگ آباد کو حاصل ہوگیا علماء، فضلاء، شعراء اور ادیب یہاں سمٹ آئے بیجاپور اور گولکنڈہ کی تباہی اور پھر دہلی سے پایۂ تخت کی منتقلی کے باعث اورنگ آباد کو جو ترقی نصیب ہوئی وہ تاریخ کے صفحات سے مٹ نہیں سکتی اورنگ آباد سے عالمگیر کو دلی شغف تھا مرنے کے بعد بھی اورنگ آباد کے قرب میں ہمیشہ کی نیند سونا نصیب ہوا آج بھی اس کی روحانی آنکھیں اورنگ آباد کے عروج زوال کی نگرانی کر رہی ہیں ایک عرصہ تک اورنگ آباد تمدن و تہذیب، علم و ہنر کا سنگم بنا رہا اس کو آصف جاہ اول ناصر جنگ اور صلابت جنگ کے زمانہ میں دکن کے پایۂ تخت رہنے کا امتیاز بھی حاصل رہا ہے گذشتہ دور میں اس کو انجمن ترقی اردو کا صدر مقام بھی رہنے کا موقع بھی ملا ہے۔ بہرحال اورنگ آباد ایک عرصہ تک علم و فن شعر و ادب کا مرکز بنا رہا اور یہاں کے شعراء اور ادیب اردو ادب کی خدمت کرتے رہے اور اپنے بیش بہا تصانیف سے اردو کے خزانہ میں خاص اضافہ کیا اگرچہ ایک بڑا حصہ گوشہ گمنامی میں ہے لیکن پھر بھی بیسیوں شہ پارے اب تک کتب خانوں کی زینت

بنے ہوئے ہیں اس موقع پر ہم کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں جو اردو قلمی کتابیں محفوظ ہیں ان کا مختصر تعارف کراتے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شعرار کے تخلص کے لحاظ سے ان کی صراحت کی جائے۔

(۱) ایجاد نقد علی خاں ایجاد آصف جاہی امرار میں شامل اور اردو کا صاحب دیوان شاعر تھا اس کے کلیات کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں دو نسخے موجود ہیں کلیات کا آغاز ان شعروں سے ہے۔

گلشن دل ہے تماشا گاہ رب العالمیں ابر رحمت سے ہمیشہ سبز ہے یہ گل زمیں

باغباں اس روضۃ الرضوان کے غلماں ہیں مالنیں اس جنت فردوس کی ہیں حور عین

دوسرے دیوان کا آغاز اس شعر سے ہے یہ سالار جنگ کے کتب خانہ میں ہے

جب کچھ اثر نہ تھا یہ سخن کی نمود کا معنی بیاں تھا آپ ہی گفت و شنود کا

کتب خانہ سالار جنگ میں قصائد ایجاد کا بھی ایک نسخہ ہے جس میں بارہ قصیدے بارہ اماموں کی مدح میں ہیں پہلے قصیدہ کا آغاز یہ ہے۔

پھر میں نہ جانوں کیا ہے زمانے کا اقتضا دل جس کا دیکھئے تو ہے اس عصر میں خفا

فکروں میں چور منعم و درویش ہیں سبھی اندوہ میں تمام ہیں کیا شاہ کیا گدا

کتب خانہ سالار جنگ کی بعض بیاضوں میں ایجاد کے مرثیے بھی شامل ہیں۔

(۲) افضل بیگ خاں خاکسار اورنگ آباد کا متوطن تھا اس کا تذکرہ شعرا جو تحفۃ الشعرار سے موسوم اور اگرچہ فارسی گو شعرار سے متعلق ہے شائع ہو چکا ہے مگر اس میں بعض شعرار کا اردو کلام بھی شریک ہے اس تذکرہ کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔

(۳) اشرف، دلی کا ہم عصر تھا شفیق نے اس کا تذکرہ اپنی تصنیف چمنستان شعرار میں کیا ہے۔ اس کی ایک مثنوی جنگ نامہ ہے اس کا نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے اور کتب خانہ سالار جنگ میں تین نسخے ہیں اس کا آغاز یہ ہے۔

الہٰی دونوں جگ کا کرتار تو دو عالم کا پیدا کرنہار تو

ایک فقہ کی کتاب لازم المبتدی بھی اس کی تصنیف ہے جو کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔

(۴) تمنا۔ اسد علی خاں تمنا اورنگ آباد کا مشہور شاعر تھا زمانہ مابعد میں جب آصف جاہ ثانی نے اپنا دار السلطنت حیدر آباد میں منتقل کر دیا تو تمنا بھی حیدر آباد چلا آیا تمنا کا تذکرہ شعراء جو "گل عجائب" سے موسوم ہے اور سنہ ۱۱۹۴ھ میں تالیف ہوا ہے اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے اسی نسخہ سے مولوی ڈاکٹر عبد الحق صاحب نے اس کو شائع کر دیا ہے۔

تمنا کا کلیات کتب خانہ سالار جنگ میں ہے یہ نہایت ضخیم کلیات ہے (۸×۵) انچ کے (۲۸۸) صفحات پر حاوی ہے۔ کلیات کا آغاز ایک خمسہ سے ہے اس کو تمنا کے ایک شاگرد مجاہد جنگ نے مرتب کیا ہے۔ اس کلیات میں ہر قسم کا کلام۔ مثنویاں۔ قصیدے غزلیات رباعیات مرثیے سب کچھ ہیں قصائد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی و خواجہ بندہ نواز گیسو دراز امام محمد باقر آصف جاہ ثانی ارسطو جاہ کے مدح میں لکھے گئے ہیں کلیات کا آغاز یہ ہے۔

چھوڑا دے کفر و عصیاں کا دو راہا دکھا دے راہ عرفاں بادشاہا

بچا رکھ نفس و شیطاں سے الہا الہٰی معذرت خواہا ہینا ہا

فا آہا ثم آہا ثم آہا

(۵) تجلی، تجلی علی شاہ دکن کا مشہور مورخ اور شاعر تھا اس کی تالیف "مجموعہ فصاحت" ہے جس میں ارسطو جاہ کے مدح میں شعراء کے موزوں کئے ہوئے قصیدے قطعات وغیرہ شامل ہیں ان کو شعراء کے تخلص کے لحاظ سے ردیف وار ترتیب دیا گیا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ، کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے نسخے موجود ہیں سنٹرل ریکارڈ آفس میں بھی ایک نسخہ ہے۔ اگرچہ یہ نسخہ اول الذکر نسخوں سے خوش خط ہے مگر نامکمل ہے یعنی صرف ایک جلد ہے چند سال پہلے اس کتاب پر ہمارا ایک تفصیلی مضمون بھی شائع ہوا ہے۔ ریسرچ کرنے والوں کے لئے یہ ایک بیش قیمت ذخیرہ ثابت ہو سکتا ہے کیوں کہ اس میں دکھنی شعراء کے بیسیوں قصیدے

ہیں جو اپنی فصاحت و بلاغت اور تشبیہ و استعارات اور بلندیٔ مضمون کے لحاظ سے قابل قدر ہیں

(۶) داوربیگی اورنگ آباد کا مشہور شاعر ہے اس کو بعض ولی کا ہم عصر اور بعض ولی کا شاگرد قرار دیتے ہیں۔ اس کے دیوان کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں اور ایک نسخہ سالار جنگ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ دیوان کا آغاز ان اشعار سے ہے۔

ابتداء لکھا ہوں اسم اللہ کا　　کھینچ مد دیوان پہ بسم اللہ کا
بعد حمد و ذکر اللہ صمد　　شغل ہے نعت رسول اللہ کا

درگاہ قلی خاں، خاندان سالار جنگ کے مورث مرثیہ گوئی میں مشہور تھے ان کے مرثیے کتب خانہ سالار جنگ کے کئی بیاضوں میں موجود ہیں۔ ایک بیاض میں بہت زیادہ مرثیے ہیں۔ خان دوراں خاں ان کا خطاب تھا۔ بعض مرثیوں پر ۱۱۷۷ھ میں لکھنے کی صراحت موجود ہے۔ پہلے مرثیے کا آغاز یہ ہے۔

غنچۂ باغ محمد پر درود　　نو گل گلزار احمد پر درود
آب و رنگِ گلشنِ دیں پر سلام　　نخل شمع سرو خوش قد پر درود

(۸) ذرہ ۔ بالاجی ترمبک نام، ذرہ تخلص۔ آزاد بلگرامی کا ہم عصر تھا۔ فارسی اور اردو میں شعر کہا کرتا۔ اس کے کلیات کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔ ضخیم کلیات ہے (۳۷۸) صفحے ہیں۔ اس میں غزلیات۔ قصیدے۔ مرثیے۔ رباعی شامل ہیں۔ آغاز یہ ہے۔

لے نام خدا کا جو میں دیوان کہوں گا　　لاشک ہے کہ موصوف انسان کہوں گا

(۹) سراج ۔ شاہ سید سراج الدین سراج اورنگ آباد کے مشہور و معروف شاعر تھے۔ ان کے کلیات کو مجلس اردو مخطوطات سالار جنگ نے شائع کیا ہے سراج کے دیوان کے چار نسخے کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں تین نسخے ہیں۔ ان میں سب سے قدیم دیوان سنہ ۱۱۷۳ھ کا لکھا ہوا ہے جب کہ خود سراج زندہ تھے کیوں کہ ان کا انتقال سنہ ۱۱۷۷ھ میں ہوا ہے یہ نسخہ سالار جنگ کے کتب خانہ میں ہے۔ (۲۷۷) صفحات پر حاوی ہے۔ اس دیوان کا آغاز اس شعر سے ہے۔

عجب قادر پاک کی ذات ہے کہ سب میں نفی اور وہ اثبات ہے

دوسرا نسخہ سنہ ۱۱۹۲ھ کا لکھا ہوا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ کا ایک نسخہ سنہ ۱۱۰۷ھ اور ایک نسخہ ۱۱۰۹ھ کا لکھا ہوا ہے۔

سراج کی مثنوی بوستانِ خیال کے چار نسخے کتب خانہ سالار جنگ میں ہیں۔ اس کی تصنیف سنہ ۱۱۶۰ ہجری میں ہوئی ہے۔ آغاز کے دو شعر یہ ہیں۔

اے ہم نشینو مرا دکھ سنو مرے دل کے گلشن کی کلیاں چنو

مرے پر عجب طرح کے درد ہیں کہ سب درد اس درد کے گرد ہیں

(۱۰) لالہ لچھمی نارائن شفیق اورنگ آباد کا مشہور مورخ اور شاعر ہے اس نے مولانا غلام علی آزاد بلگرامی سے استفادہ کیا تھا۔ فارسی اور اردو میں شعر کہا کرتا تھا کئی کتابوں کا مصنف ہے اس کا تذکرہ "چمنستان شعرا" کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔ اسی سے نقل لے کر مولانا عبد الحق نے اس کو شائع کیا ہے۔ شفیق کی مثنوی تصویر جاناں مشہور ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔ یہ مثنوی (۵۰) صفحے کی ہے۔ تقریباً ایک ہزار شعر ہیں مثنوی کا آغاز ان اشعار سے ہوا ہے۔

سنو اے حسن کے تصویر ساز و سنو اے عشق کے جادو طراز و

ٹک اک دل دے کے صاحب کا فسانہ کہ فن عاشقی میں ہے یگانہ

مری ایک رات کہیں نیند اوچھٹ گئی صف خواب آنکھوں کے آگے سے ہٹ گئی

(۱۱) نوازش علی خاں شیدا۔ کو بھی اورنگ آبادی شعرا میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ زمانہ مابعد میں وہ آصف جاہ ثانی کے ہمراہ بعض دوسرے شعراء کی طرح حیدر آباد آ گیا تھا۔ شیدا کی مثنویاں۔ اعجاز احمد۔ روضۃ الاطہار کے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں۔ چنانچہ کتب خانہ آصفیہ میں اعجاز احمد کا ایک مکمل اور ایک نامکمل نسخہ اور روضۃ الاطہار کے دو نسخے اور کتب خانہ سالار جنگ میں اعجاز احمد کے تین نسخے مکمل اور تین نامکمل اور روضۃ الاطہار کے سات نسخے ہیں۔ ان کے علاوہ کتب خانہ سالار جنگ میں شیدا کے مرثیے نوحے اور سلام بھی محفوظ ہیں۔

(۱۲) شوق - محمد علی نام اورنگ آباد میں سنہ ۱۱۸۱ھ میں اس کی پیدائش ہوئی - چار سال کے سن میں باپ کے ساتھ حیدرآباد آ گیا - کم عمری ہی میں باپ کے مرنے پر آصفی دربار سے آبائی منصب اور جاگیر عطا ہوئی - شاہ تجلی سے شوق کو تلمذ تھا - اس کی مثنوی منظوم چہار درویش ہے - جو ۱۲۲۵ھ میں تصنیف ہوئی ہے - ضخیم مثنوی ہے - کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے نسخے موجود ہیں - ادارہ ادبیات اردو میں بھی ایک نسخہ ہے مگر وہ ناقص الآخر ہے اس مثنوی کا آغاز ان اشعار سے ہوا ہے -

الٰہی تیری حمد ہے بے قیاس   بشر کو کہاں اتنا ہوش و حواس
لکھے جو تیری نظم تعریف کے   کہے شعر برجستہ توصیف کے
ہے از بس کہ قدرت نمایاں تری   تیری حمد ہے خوب شایاں تری

میر امن کی چہار درویش کو انھوں نے منظوم نہیں کیا بلکہ فارسی سے دکھنی کیا ہے -

(۱۳) شہید - مرزا محمد باقر بقول شفیق طہرانی تھا - اورنگ آباد میں اقامت کرلی تھی اس کا ایک مختصر دیوان سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہے -

ہمیشہ کور چشماں عیب بیں ہیں اے شہید اپنے   نہیں ہے عیب بینی کام ہرگز چشم بینا کا

(۱۴) عبدالولی عزلت - اگرچہ اورنگ آبادی نہیں تھا مگر اورنگ آباد میں اقامت کرلی تھی - پھر حیدرآباد آیا - عزلت اپنی شاعری، مصوری اور موسیقی کے لحاظ سے مشہور ہیں - ان کی تصنیف راگ مالا ہے - اس کے نسخے کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں -

(۱۵) عارف الدین خاں عاجز - بھی حیدرآباد آ گئے تھے مگر اورنگ آباد کے شعرا میں ان کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے - کیوں کہ ان کی پیدائش یہاں ہی ہوئی - ان کی مثنوی لال گوہر مشہور ہے اس کے ۳ نسخے کتب خانہ آصفیہ میں اور سات نسخے کتب خانہ سالار جنگ میں ہیں - آغاز کے دو اشعار یہ ہیں -

الٰہی دے مجھے رنگیں بیانی   عطا کر مجھ کو یاقوت معانی
سخن کا لعل دے میری زباں کو   در معنی سے بھر میرے بیاں کو

(۱۶) غضنفر - غضنفر حسین - اس نے جنگ نامہ عالم علی خاں کی مثنوی لکھی ہے - اس

مثنوی میں آصف جاہ اول اور عالم علی خاں کے جنگ شکر کھرہ کا حال قلم بند کیا ہے۔ کتب خانہ سالار جنگ میں اس مثنوی کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے مثنوی کا آغاز یہ ہے۔

اول حمدِ حق کر بدل ابتدا بخواں بعد نعتِ رسولِ خدا

(۱۷) فترت۔ کا کوئی دیوان یا مثنوی اب تک ہم دست نہیں ہوئی ہے اور نہ کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں ان کی کوئی تصنیف موجود ہے لیکن ان کے تذکرے ریاض حسینی کی صراحت ضروری کیونکہ یہ شعرائے اردو کا ایسا تذکرہ ہے جو اب تک شائع نہیں ہوا ہے۔ اس تذکرہ کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ سنٹرل ریکارڈ آفس میں موجود ہے اس پر ہمارا تفصیلی مضمون مقالا ہاشمی میں شریک ہے۔

(۱۸) فراقی کے متعلق بہت کم معلومات ہیں۔ تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ولی کا ہم عصر تھا۔ اس کی ایک ضخیم مثنوی "مرات الحشر" ہے اس مثنوی کے نسخے کتب خانۂ آصفیہ اور کتب خانے سالار جنگ دونوں جگہ موجود ہیں۔ اس مثنوی میں یوم حشر یعنی روز قیامت کے آثار کے حدیثیں اور حکایتیں وغیرہ منظوم کی گئی ہیں۔ فراقی کی ایک اور مختصر نظم کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔ جس کے (۴۸) شعر ہیں۔ ہر چوتھے مصرع میں "نبی جی آسرا تیرا" لکھا گیا ہے۔

ہمیشہ مجھ سے عاصی کو نبی جی آسرا تیرا
جہنم کی خلاصی کو نبی جی آسرا تیرا
اندھارا مجھ کو نا سوجھے کہ دن اور رات نا سوجھے

(۱۹) شاہ قاسم کے دیوان کے دو نسخے کتب خانہ سالار جنگ اور ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔ دیوان کا آغاز اس شعر سے ہے۔

ورد ہر دم اسم رکھ اللہ کا گرد ہو راہ رسول اللہ کا

(۲۰) ولی محمد، ولی وہ خوش قسمت اور خوش نصیب شاعر ہے جو گجرات اور دکن دونوں جگہ کے مورخین ادب اس کو اپنے وطن سے متعلق کرنے کے لئے زور آزمائی کر رہے ہیں۔ مگر ڈاکٹر زور نے اپنے ایک دلچسپ اور معلومات آفریں مضمون میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ولی دکن کا باشندہ تھا اور ولی محمد اس کا نام تھا۔

ہر ایک تذکرہ نویس نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ شاہ ابوالمعالی ولی کے دوست اور ہم راز اور ہم پیالہ تھے انڈیا آفس میں ابوالمعالی کے فرزند کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی دیوان موجود ہے۔ جس میں انھوں نے ولی کو ولی محمد متوطن دکن لکھا ہے۔ ایک دوست کے فرزند کا نام اور وطن کی غلطی کرنا ممکن ہے بہرحال اورنگ آباد کو ولی کے وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اگرچہ ولی کے کلیات یا دیوان کئی مرتبہ شائع ہوا ہے لیکن اس کے قلمی نسخے بعض کتب خانوں میں ملتے ہیں۔ کتب خانہ سالار جنگ میں دیوان ولی کے بارہ نسخے ہیں جن میں قدیم تر دیوان سنہ ۱۱۲۵ھ کا لکھا ہوا ہے چونکہ ولی کا انتقال سنہ ۱۱۱۹ھ میں مصدق ہوگیا ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ دیوان انتقال کے صرف چھ سال کے بعد لکھا گیا ہے۔ ایک نسخہ سنہ ۱۱۵۰ھ کا دوسرا سنہ ۱۱۶۲ھ اور تیسرا نسخہ سنہ ۱۱۷۸ھ کا لکھا ہوا ہے۔

کتب خانہ آصفیہ میں ولی کے دیوان کے چار نسخے ہیں جن میں قدیم تر نسخہ سنہ ۱۱۵۹ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اگرچہ ولی کا کلیات کئی مرتبہ شائع ہوا ہے مگر اس کے قلمی دیوانوں کا مقابلہ کیا جائے تو غیر مطبوعہ کلام ہمدست ہوسکتا ہے۔ کئی سال پہلے ہم نے یورپ کے دیوانوں سے جو غیر مطبوعہ کلام ملا تھا اس کو شائع کردیا تھا۔ اب بھی ان سولہ دیوان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بہت کچھ غیر مطبوعہ کلام ہم دست ہوسکتا ہے۔

(۲۱) ہم رنگ شاہ۔ عزیز اللہ ہم رنگ کی تفسیر جو "چراغ ابدی" سے موسوم ہے کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے یہ تفسیر نثر میں ہے۔ اور سنہ ۱۲۲۱ھ میں تالیف ہوئی ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حیدرآباد کے دونوں بڑے کتب خانوں میں شعرائے اورنگ آباد کی کئی ایک کتابیں موجود ہیں۔ چونکہ ہنوز سالار جنگ کے کتب خانہ کا پورا کام میں نے ختم نہیں کیا ہے اس لئے بہت ممکن ہے۔ اور کتابیں ہمدست ہوسکیں۔ بہرحال ریسرچ کرنے والوں کے لئے ان کتب خانوں کی قلمی کتابوں سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ اور شعرائے اورنگ آباد کے کارنامے بھی مجلا ہوسکتے ہیں۔